

## ۱۰۰۔ العدييات

**نام** پہلی آیت میں العدييات (دوڑنے والے گھوڑوں) کی قسم کھائی گئی ہے۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام العدييات ہے۔

**زمانہ نزول** مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ دعوت کے پہلے مرحلہ میں نازل ہوئی ہوگی۔

**مرکزی مضمون** خدا کے حضور جو ابدی سے غفلت کے نتیجے میں پیدا ہونے والا غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے، جو انسان کو خدا کا شکر گزار

بناتا ہے۔ اور اس کی بخشی ہوئی نعمتوں اور قوتوں کے غلط استعمال پر اسے آمادہ کرتا ہے۔

**نظم کلام** آیت ۱ تا ۵ میں جنگی گھوڑوں کو اس بات کی شہادت میں پیش کیا گیا ہے، کہ انسان خدا کی عطاء کردہ قوتوں کا کتنا غلط

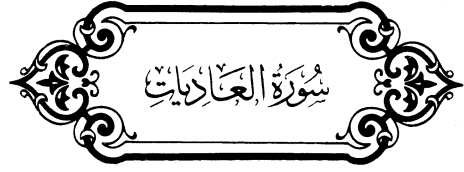
استعمال کرتا ہے۔

آیت ۶ تا ۸ میں انسان کو خدا کا شکر گزار ہونے، اور اُس کے مال کی محبت میں گرفتار ہونے پر ملامت کی گئی ہے۔

آیت ۹ تا ۱۱ میں انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اسے قیامت کے دن قبر سے اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ اور اسے خدا کے حضور حاضر ہونا ہوگا۔ اس روز

انسان کے باطن کا حال کھل کر سامنے آجائے گا اور وہ محسوس کرے گا۔ کہ کوئی بات بھی، حتیٰ کہ اس کی وہ نیتیں اور ارادے بھی اللہ سے چھپے ہوئے

نہیں ہیں، جو دنیا میں مختلف کاموں کو انجام دیتے ہوئے اس نے اپنے دل میں چھپائے رکھے تھے۔



## ۱۰۰۔ سُورَةُ الْغَدِيَّاتِ

آیات: ۱۱

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- ۱] قسم ہے، دوڑنے والے گھوڑوں کی، جو ہانپ اٹھتے ہیں،
- ۲] جو ہانپ مار کر چنگاریاں جھاڑتے ہیں،
- ۳] جو صبح کے وقت دھاوا مارتے ہیں،
- ۴] اور اس تک و دو سے غبار اڑاتے ہیں،
- ۵] اور اس حالت میں غول میں جا گھستے ہیں،
- ۶] حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔
- ۷] اور وہ خود اس پر گواہ ہے۔
- ۸] اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔
- ۹] تو کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا، جب قبروں میں جو کچھ ہے اسے باہر نکال لیا جائے گا،
- ۱۰] اور سینوں میں جو کچھ پوشیدہ ہے، اس کو نکال کر پرکھا جائے گا،
- ۱۱] یقیناً ان کا رب، اُس روز اُن سے اچھی طرح باخبر ہوگا۔

- وَالْغَدِيَّاتِ ضَبْعًا ۝  
فَالْمُورِيَّتِ قَدْحًا ۝  
فَالْمُغِيرَتِ صُبْحًا ۝  
فَأَثَرُنَّ بِهِ نَقْعًا ۝  
فَوْسَطِنَ بِهِ جَمْعًا ۝  
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝  
وَأَنَّهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝  
وَأَنَّهُ يُحِبُّ الْحَيْرَ لَشَدِيدٌ ۝  
أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝  
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝  
إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيرٌ ۝

## ۱۰۱۔ القارعة

**نام** آیت ۱ میں قیامت کے عظیم حادثہ کو القارعة (کھڑکھڑانے والی آفت) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”القارعة“ ہے۔

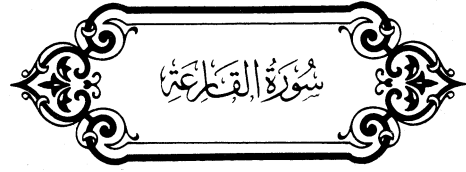
**زمانہ نزول** مکی ہے اور مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوت کے ابتدائی مرحلہ میں نازل ہوئی ہوگی۔

**مرکزی مضمون** قیامت کے عظیم حادثہ سے خبردار کرنا ہے۔ اور اس بات سے آگاہ کرنا ہے کہ اس روز کا میاں و ناکامی کے لئے معیارِ حسن عمل ہوگا۔

**نظم کلام** آیت ۱ تا ۵ میں قیامت کی ہولناکی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورت حال سے خبردار کیا گیا ہے۔

آیت ۶ اور ۷ میں ان لوگوں کا حسن انجام بیان کیا گیا ہے، جن کے اعمال میزانِ عدل میں بھاری ہوں گے۔

آیت ۸ تا ۱۱ میں ان لوگوں کا انجام بد بیان کیا گیا ہے، جن کے اعمال میزانِ عدل میں ہلکے ہوں گے۔



## ۱۰۱۔ سُورَةُ الْقَارِعَةِ

آیات: ۱۱

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- |    |  |    |   |
|----|--|----|---|
| ۱  | وہ کھڑکھڑانے والی آفت،                               | ۱  | الْقَارِعَةُ ۱                                      |
| ۲  | کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی آفت!                        | ۲  | مَا الْقَارِعَةُ ۲                                  |
| ۳  | اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی آفت کیا ہے؟ | ۳  | وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۳                  |
| ۴  | وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے،        | ۴  | يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۴ |
| ۵  | اور پہاڑ دھکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔          | ۵  | وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۵     |
| ۶  | پھر جس کی میزان بھاری ہوگی،                          | ۶  | فَأَمَّا مَنْ ثَقَلَتْ مَوَازِينُهُ ۶               |
| ۷  | وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔                             | ۷  | فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۷                      |
| ۸  | اور جس کی میزان ہلکی ہوگی،                           | ۸  | وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۸                |
| ۹  | اس کا ٹھکانہ ”ہاویہ“ ہوگا۔                           | ۹  | فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۹                               |
| ۱۰ | اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟                    | ۱۰ | وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَ ۱۰                         |
| ۱۱ | دکھتی ہوئی آگ!                                       | ۱۱ | نَارٍ حَامِيَةٍ ۱۱                                  |

## ۱۰۲۔ التكاثر

**نام** پہلی آیت میں تکاثر (مال و دولت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی طلب) کو اصل مقصد حیات سے غفلت کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”آتَتْكَأُتُو“ ہے۔

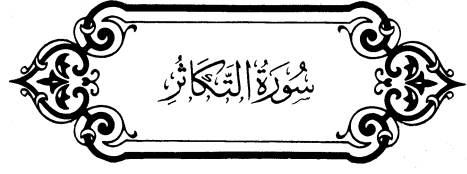
**زمانہ نزول** مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دعوتی دور کے آغاز میں نازل ہوئی ہوگی۔

**مرکزی مضمون** لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہے کہ مال و دولت اور دیگر دنیوی فوائد کے حصول میں ایسا انتہاک، کہ عمریں اسی میں کھپ جائیں اور آخرت کی باز پرس کا خیال تک نہ آئے، بہت بڑی نا عاقبت اندیشی اور زبردست خسارہ کا سودا ہے۔

**نظم کلام** آیت ۱ اور ۲ میں ان لوگوں کو جھنجھوڑا گیا ہے، جو دنیا کی دولت کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی دھن، ان پر ایسی سوار ہے کہ موت کے اس پار جو کچھ پیش آنے والا ہے، اس کا انہیں ہوش ہی نہیں۔

آیت ۳ تا ۵ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ موت کے اس پار کیا ہے، وہ تمہیں آنکھیں بند ہوتے ہی معلوم ہو جائے گا۔ اگر آج تمہیں اس کا یقین ہوتا تو اپنے مستقبل کی طرف سے غافل نہ ہوتے۔ اور حصول دنیا کی یہ دھن تم پر سوار نہ ہوتی۔

آیت ۶ تا ۸ میں خبردار کیا گیا ہے کہ جہنم کے وجود پر تم یقین کرو یا نہ کرو، وہ دن آکر رہے گا جب اسے تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔ اس وقت تمہیں اس کے وجود کا پوری طرح یقین ہو جائے گا۔ لیکن وہ وقت عمل کا نہیں بلکہ حساب دینے کا ہوگا۔ اور تمہیں ہر نعمت کے بارے میں خدا کے حضور جواب دہی کرنی ہوگی۔



## ۱۰۲۔ سُورَةُ التَّكَاثُرِ

آیات: ۸

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ مال و دولت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی طلب نے تمہیں

أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ ۱

غفلت میں ڈال رکھا،

حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۲

۲ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۳

۳ مگر نہیں عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا،

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۴

۴ پھر سن لو! یہ دھن صحیح نہیں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۵

۵ ہرگز نہیں! اگر تم یقینی طور پر جان لیتے۔ (تو دنیا کے پیچھے نہ

پڑتے)

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۶

۶ تم ضرور دوزخ کو دیکھ لو گے،

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۷

۷ پھر تم اسے بالکل یقین کے ساتھ دیکھو گے،

ثُمَّ لَتَسْتَلْنَ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمَ ۸

۸ پھر اس روز تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور باز پرس ہوگی۔

## ۱۰۳۔ العصر

**نام** پہلی آیت میں عصر (زمانہ) کی قسم کھائی گئی ہے، اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”العصر“ ہے۔

**زمانہ نزول** مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ دعوت کے ابتدائی مرحلہ میں نازل ہوئی ہوگی۔

**مرکزی مضمون** اس بات سے آگاہ کرنا ہے کہ انسانی قافلہ، تیزی کے ساتھ ابدی ہلاکت کی طرف گامزن ہے۔ اس ہلاکت سے وہی لوگ بچ سکتے ہیں۔ جو ایمان اور عمل صالح کی راہ اختیار کریں۔ اور اس کے تقاضوں کو پورا کریں۔

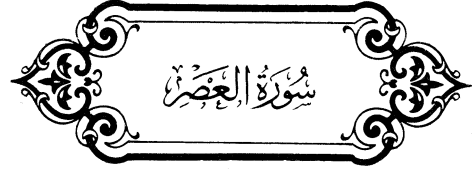
**نظم کلام** یہ سورہ تین مختصر آیتوں پر مشتمل ہے۔ مگر معنی کے لحاظ سے اس قدر جامع ہے کہ نہ صرف انسانیت کے عروج و زوال کی پوری تاریخ اس میں سمٹ کر آگئی ہے، بلکہ مینارہ ہدایت بن کر افراد، قوموں اور ملتوں کو صحیح سمت سفر سے آگاہ کر رہی ہے، تاکہ وہ منزل مقصود کو پہنچ جائیں۔ اور غلط راہ پر پڑ کر تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔

زمانہ کی شہادت اس بات کی تائید میں پیش کی گئی ہے کہ انسان تباہی سے نہیں بچ سکتا، اگر وہ اپنے اندر ایمانی اوصاف نہ پیدا کر لے۔

## ۱۰۳ - سُورَةُ الْعَصْرِ

آیات: ۳

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ ۱

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۲

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصُوا بِالصَّبْرِ ۳

وَتَوَّصُوا بِالصَّبْرِ ۴

۱ زمانہ کی قسم ،

۲ انسان گھائے میں ہے،

۳ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، اور جنہوں نے نیک

اعمال کئے، اور ایک دوسرے کو حق کی ہدایت، اور صبر کی تلقین کی۔

## ۱۰۴۔ الهمزة

**نام** پہلی آیت میں ”هَمْزَةٌ“ اہل ایمان پر انگلیاں اٹھانے والوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کی یہ حرکتیں، ان کے لئے تباہی کا موجب ہوں گی۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”الْهَمْزَةُ“ ہے۔

**زمانة نزول** مکی ہے۔ اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سورہ عصر کے بعد نازل ہوئی ہوگی۔

**مرکزی مضمون** زر پرستوں کو جھجھوڑنا ہے کہ جن کے کردار، کا یہ حال ہو وہ لازماً کبیر کردار کو پہنچ کر رہیں گے۔

**نظم کلام** آیت ۱ تا ۳ میں زر پرستوں کے کردار کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ اور انہیں متنبہ کیا گیا ہے کہ یہ کردار لازماً تباہی کا موجب ہے۔

آیت ۳ تا ۹ میں زر پرستوں کا اخروی انجام بیان کیا گیا ہے۔

یہ سورہ سابق سورہ سے اس درجہ مربوط ہے کہ بالکل اس کا تتمہ معلوم ہوتی ہے۔ اگر سابق سورہ کا اختتام ان اوصاف کے بیان کرنے پر ہوا تھا، جو کامیابی کی ضمانت ہیں، تو اس سورہ کا آغاز ان خصائل کے ذکر سے ہوا ہے، جو ہلاکت کا موجب ہیں۔

## ۱۰۴ - سُورَةُ الْهُمَزَةِ

آیات: ۹

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

۱] تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو، (اہل ایمان پر) انگلیاں اٹھاتا

اور طعن و تشنیع کرتا ہے،

۲] جس نے مال سمیٹا اور اسے گن گن کر رکھا،

۳] وہ سمجھتا ہے کہ اس کے مال نے اس کو بیٹھکی کی زندگی بخشی

ہے۔

۴] ہرگز نہیں، وہ خطمہ، (پچل دینے والی) میں پھینک دیا جائے

گا۔

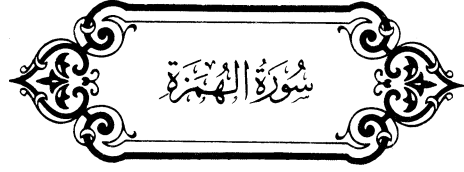
۵] اور تمہیں کیا معلوم کہ خطمہ کیا ہے؟

۶] اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ،

۷] جو دلوں پر جا چڑھے گی۔

۸] اس میں اُن کو بند کر دیا جائے گا،

۹] لے لے ستونوں میں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَيَلِّ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةً ۱

الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۲

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۳

كَلَّا لَيُبَدِّلَنَ فِي الْخُطْمَةِ ۴

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْخُطْمَةُ ۵

نَارُ اللَّهِ الْمَوْقُودَةُ ۶

الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۷

إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۸

فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ۹

## ۱۰۵۔ الفیل

**نام** پہلی آیت میں اصحاب الفیل (ہاتھی والوں) کا ذکر ہوا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”الفیل“ ہے۔

**زمانہ نزول** مکی ہے اور ابتدائی دور کی تزییلات میں سے ہے۔

**مرکزی مضمون** تاریخی اور عبرتناک مثال ان لوگوں کے انجام کی، جو دولت اور اقتدار کے نشہ میں خانہ کعبہ کو ڈھا دینے کی غرض سے نکلے۔

**نظم کلام** یہ پوری سورہ اس تاریخی واقعہ کے عبرتناک پہلوؤں پر مشتمل ہے، جو واقعہ فیل کے نام سے مشہور تھا۔

آیت ۱ میں اس بات پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے کہ جس لشکر نے خانہ کعبہ کو ڈھا دینے کے لئے اقدام کیا تھا، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟

آیت ۲ میں بتایا گیا ہے کہ ان کی چال کس طرح الٹی پڑی۔

آیت ۳ اور ۴ میں اللہ تعالیٰ کے کرشمہ قدرت کا ذکر ہوا ہے، جو اس کے گھر کی حفاظت کے لئے ظہور میں آیا۔

آیت ۵ میں حملہ آوروں کا عبرتناک انجام بیان کیا گیا ہے، جس کو تاریخ نے اپنے اوراق میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔

## ۱۰۵ - سُورَةُ الْفِيلِ

آیات : ۵

اللہ الرحمن ورحیم کے نام سے

۱ تم نے نہیں دیکھا، کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا

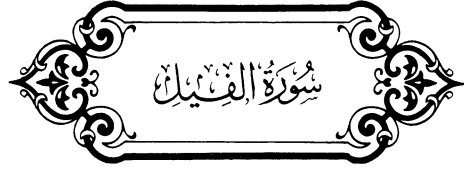
معاملہ کیا؟

۲ کیا ان کی تدبیر کو بیکار نہیں کر دیا؟

۳ اور ان پر پرندوں کے ٹھنڈے ٹھنڈے نہیں بھیجے؟

۴ جو ان پر پکی ہوئی مٹی کے، پتھر پھینک رہے تھے،

۵ پھر انہیں ایسا کر دیا جیسا کہ کھایا ہوا ٹھس۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۱

اَلَمْ یَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِی تَضْلِیْلِ ۲

وَ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طِیْرًا اَبَابِیْلَ ۳

تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلِ ۴

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوْلِ ۵

## ۱۰۶۔ قریش

**نام** پہلی آیت میں ”قریش“ کا ذکر ہوا ہے اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”قریش“ ہے۔

**زمانہ نزول** اس سورہ میں رَبِّ هَذَا اَلنَّيْتِ (اس گھر کا رب) کے الفاظ آئے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ سورہ مکی ہے، کیوں کہ خانہ کعبہ کے لئے اشارہ قریب (ہذا) مکہ میں نازل ہونے کی صورت ہی میں موزوں ہو سکتا تھا۔

**مرکزی مضمون** مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سورہ قبل کے بعد نازل ہوئی ہوگی۔ قریش پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں۔

**نظم کلام** آیت ۱ اور ۲ میں قریش کی اس اُلفت کو، جو ان کو اپنے تجارتی سفر سے تھی، قابلِ تعجب قرار دیا گیا ہے، اگرچہ انہیں یہ نعمت اللہ کے گھر کی بدولت حاصل تھی، مگر وہ اللہ کی ناشکری کر رہے تھے۔

آیت ۳ میں اس نعمت کا یہ تقاضا بیان کیا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔

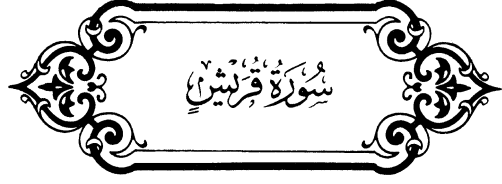
آیت ۴ میں بتایا گیا ہے کہ رزق اور امن اللہ ہی کی بخشی ہوئی نعمتیں ہیں۔ لہذا اس کا اعتراف کرتے ہوئے صرف اسی کی عبادت کرنا چاہئے۔

## ۱۰۶ - سُورَةُ الْقُرَيْشِ

آیات : ۴

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

- ۱] کس قدر اُلفت ہے قریش کو،
- ۲] (اور) ان کو جو اُلفت ہے ہر ماہ و گرامہ کے سفر سے۔
- ۳] لہذا ان کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں،
- ۴] جس نے ان کو بھوک سے بچا کر کھانا کھلایا، اور خوف سے بچا کر امن بخشا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِلَیْفٍ قُرَیْشٍ ۱  
الْفِیْهِمْ رِحْلَةٌ الشِّتَاءِ وَالصَّیْفِ ۲  
فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَیْتِ ۳  
الَّذِیْ أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۴

## ۱۰۷۔ الماعون

**نام** آخری آیت میں ماعون (مال کا حق) ادا نہ کرنے پر وعید آئی ہے۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”الماعون“ ہے۔

**زمانہ نزول** مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہوگی۔

**مرکزی مضمون** اس کردار کو سامنے لانا ہے جو جزا و سزا سے انکار کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے، تاکہ لوگ اس کے انجام بد سے خبردار ہوں۔

**نظم کلام** آیت ۱ میں اس شخص کے کردار پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے، جو جزا و سزا کا انکار کرتا ہے۔

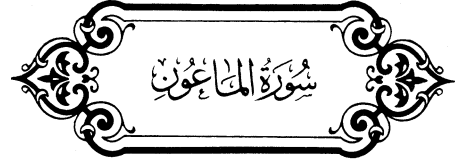
آیت ۲ اور ۳ میں بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگ ہی سوسائٹی کے کمزور اور بد حال لوگوں کے ساتھ، غیر ہمدردانہ اور سنگدلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔

آیت ۴ تا ۶ میں ان کی رسمی نماز کو بے حقیقت قرار دیا گیا ہے۔

آیت ۷ میں ان کے بخل کی خصلت پر گرفت کی گئی ہے۔

**پس منظر** پس منظر میں قریش کے وہ سردار ہیں، جنہیں اپنی مذہبیت اور خانہ کعبہ کے متولی ہونے پر بڑا فخر تھا۔ مگر اخلاق و عمل کے اعتبار

سے انتہائی پستی کا شکار تھے، جس کی چند مثالیں اس سورہ میں پیش کی گئی ہیں۔



## ۱۰۷۔ سُورَةُ الْمَاعُونِ

آیات: ۷

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

- ۱ تم نے اس شخص کو دیکھا، جو جزا اور سزا کو جھٹلاتا ہے!
- ۲ وہی ہے، جو یتیم کو دھکے دیتا ہے،
- ۳ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔
- ۴ تو ایسی نماز پڑھنے والوں کے لئے تباہی ہے،
- ۵ جو اپنی نماز سے غافل ہیں،
- ۶ جو ریاکاری کرتے ہیں،
- ۷ اور مال کا حق ادا نہیں کرتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَرۡءَیْتَ الَّذِیۡ یُكۡذِبۡ بِالۡدِیۡنِ ۱

فَذٰلِكَ الَّذِیۡ یُذِیۡءُ الْیَتِیۡمَ ۲

وَ لَا یَحۡضُ عَلٰی طَعَامِ الْمَسۡكِیۡنِ ۳

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۴

الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُونَ ۵

الَّذِیۡنَ هُمۡ بِرِءَاۡوَنَ ۶

وَ یَسۡتَعۡوَنَ الْمَاعُوۡنَ ۷

## ۱۰۸۔ الکوثر

**نام** پہلی ہی آیت میں کوثر (خیر کثیر) کے عطا کئے جانے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”الکوثر“ ہے۔

**زمانہ نزول** مکی ہے۔ اور مضمون سے انداز ہوتا ہے کہ یہ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی ہوگی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مخالفوں کے طوفان سے گزر رہے تھے۔ اور آپ کے دشمن آپ کو بدنام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔

**مرکزی مضمون** یہ سورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عظیم بشارت، اور آپ کے حق میں فضل خاص کا اعلان ہے۔

**نظم کلام** آیت ۱ میں آپ کو خیر کثیر عطا کئے جانے کی خوشخبری دی گئی ہے۔

آیت ۲ میں اس کے شکر کے طور پر، نماز اور قربانی کا اہتمام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آیت ۳ میں آپ کو تسلی دی گئی ہے کہ جو لوگ آپ کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں، وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ البتہ اپنے آپ کو بہت بڑے خیر سے ضرور محروم کر لیں گے۔

## ۱۰۸ - سُورَةُ الْكُوثَرِ

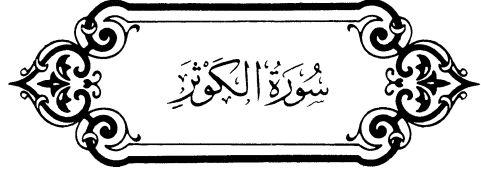
آیات: ۳

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

۱ ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا۔

۲ پس تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

۳ بے شک تمہارا دشمن ہی خیر سے محروم ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ ۝۱

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ ۝۲

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝۳

## ۱۰۹۔ الکفرون

**نام** پہلی آیت میں الکفرون (کافرو!) کا لفظ آیا ہے، اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”الْكَافِرُونَ“ ہے۔

**زمانہ نزول** مکی ہے۔ اور مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مکہ کے آخری دور کی تشریح ہے۔

**مرکزی مضمون** غیر اللہ کی پرستش سے بیزاری، اور کفار کے دین سے قطعی بے تعلقی کا اظہار و اعلان ہے۔

**نظم کلام** آیت ۱ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دی گئی ہے کہ کافروں کو مخاطب کر کے دو ٹوک الفاظ میں اعلان کر دو۔

آیت ۲ اور ۳ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ پرستش کے معاملہ میں، میرا موقف کیا ہے اور تمہارا کیا۔

آیت ۴ اور ۵ میں یہ اعلان کہ پرستش کے معاملہ میں کسی قسم کی رواداری برتنے، یا کسی بھی مصالحتی فارمولے کو قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں

ہوتا۔

آیت ۶ میں کفار کے دین سے اظہارِ برأت ہے۔

**حدیث** حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں، نیز حجۃ الوداع کے موقع پر طواف کی

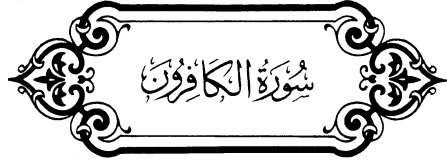
دو رکعتوں میں سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی تھیں۔

(مسلم کتاب صلوة المسافرین بروایت ابوہریرۃ اور کتاب الحج بروایت جابر بن عبد اللہ)

## ۱۰۹ - سُورَةُ الْكٰفِرُوْنَ

آیات: ۶

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ①

لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②

وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ③

وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ④

وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑤

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑥

① کہہ دو، اے کافرو!

② میں اُن کی پرستش نہیں کرتا، جن کی پرستش تم کرتے ہو،

③ اور نہ تم اُس کی پرستش کرتے ہو، جس کی پرستش میں کرتا ہوں۔

④ اور نہ میں اُن کی پرستش کرنے والا ہوں، جن کی پرستش تم نے

کی،

⑤ اور نہ تم اُس کی پرستش کرنے والے ہو، جس کی پرستش میں کرتا

ہوں۔

⑥ تمہارے لئے تمہارا دین، اور میرے لئے میرا دین۔

## ۱۱۰۔ النصر

**نام** پہلی آیت میں نَصْر (نُصِرَتِ الْهَى) کے آنے کا ذکر ہوا ہے، جس کی مناسبت سے اس سورہ کا نام ”النَّصْر“ ہے۔

**زمانہ نزول** مدنی ہے اور حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی ﷺ پر نازل ہونے والی یہ آخری سورہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۵۶۱ بحوالہ نسائی) سورہ کے مضمون سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ نیز جیسا کہ ابن عباس کا بیان ہے، اس سورہ میں یہ اشارہ موجود ہے کہ نبی ﷺ کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ بخاری کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے ابن عباس سے کہا کہ تم إذا جاء نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحِ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی ہے کہ جب اللہ کی نصرت اور فتح آگئی، تو آپ کا وقت آن پورا ہوا، لہذا آپ اللہ کی حمد و تسبیح اور استغفار کریں۔ حضرت عمر نے فرمایا میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔ (بخاری کتاب التفسیر) معلوم ہوا کہ یہ سورہ اس وقت نازل ہوئی، جب آپ کی وفات کا وقت بالکل قریب آ گیا تھا۔

**مرکزی مضمون** نصرت الہی اور غلبہ دین کے ظہور پر، بارگاہ خداوندی میں نذرانہ شکر پیش کرنا، یعنی حمد و تسبیح اور استغفار کرنا۔

**نظم کلام** آیت ۱ میں اللہ کی نصرت اور اس کی طرف سے ظاہر ہونے والی فتح۔۔۔ فتح مکہ۔۔۔ کا ذکر ہے۔

آیت ۲ میں لوگوں کے اجتماعی شکل میں حلقہ بہ گوش اسلام ہونے کا ذکر ہے۔

آیت ۳ میں اس فضل کے حاصل ہونے پر خدا کی مزید حمد و تسبیح اور استغفار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

## ۱۱۰۔ سُورَةُ النَّصْرِ

آیات: ۳

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

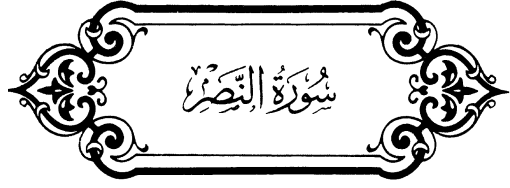
۱ جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی،

۲ اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل

ہورہے ہیں،

۳ تو تسبیح کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ۔ اور اس سے مغفرت

مانگو۔ یقیناً وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝۳ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۴

## ۱۱۱۔ اللہب

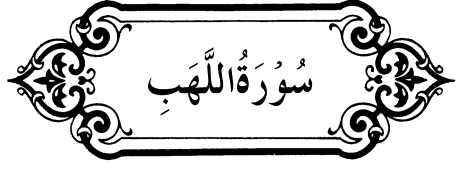
**نام** آیت ۳ میں لہب کا لفظ آیا ہے جس کے معنی شعلہ کے ہیں۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”اللہب“ ہے۔

**زمانہ نزول** مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی ہوگی۔ کیوں کہ اس میں ابولہب کا نام لیکر اس کا انجام بد بیان کیا گیا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کسی کا انجام بد اس پر حجت قائم کرنے کے بعد ہی بیان کرتے ہیں۔ اس لئے یہ سورہ، سورہ کافرون کے بعد ہی نازل ہوئی ہوگی۔ جس میں کافروں سے اعلان برأت کیا گیا ہے۔

**مرکزی مضمون** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن کے انجام بد سے لوگوں کو آگاہ کرنا ہے، تاکہ قیامت تک پیدا ہونے والے دشمنان رسول اور مخالفین اسلام اس سورہ کے آئینہ میں اپنا عکس دیکھ لیں۔

**نظم کلام** آیت ۱ تا ۳ میں دشمن رسول ابولہب کا دردناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

آیت ۴ اور ۵ میں اس کی بیوی کے عبرتناک انجام کا منظر پیش کیا گیا ہے، جو اس دشمنی میں اپنے شوہر کی ہمو اور شریک کا تھی۔



## ۱۱۱۔ سُورَةُ اللَّهَبِ

آیات: ۵

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- ۱ ٹوٹ گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ، اور وہ تباہ ہو گیا۔
- ۲ اس کا مال اور اس کی کمائی، اس کے کچھ کام نہ آئی۔
- ۳ وہ عنقریب شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا،
- ۴ اور اس کی بیوی بھی، جو ایندھن اٹھائے ہوئے ہوگی۔
- ۵ اس کی گردن میں مضبوطی ہوگی۔

- تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝۱
- مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝۲
- سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذْ أَتَا لَهَبًا ۝۳
- وَأَمْرَانِ ۚ هُمَا حَبَالَةُ الْحَطَبِ ۝۴
- فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝۵

## ۱۱۲۔ الاخلاص

**نام** اس سورہ کا ایک نام تو پہلی آیت قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کو ہی قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسرا نام اس کے مضمون کی مناسبت سے ”الاخلاص“ ہے۔ کیوں کہ یہ خالص توحید کے بیان پر مشتمل ہے۔

**زمانہ نزول** مکی ہے۔ اور مضمون، نیز اسلوب کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دعوت کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہوگی، کیوں کہ اس دور میں مختصر فقروں میں دین کی بنیادی باتوں کو پیش کیا گیا ہے۔ اور ان کی توضیح و تفصیل بعد کی سورتوں میں کی گئی ہے۔ ابتدائی دور میں نازل ہونے کا ایک قرینہ حضرت بلال کا یہ واقعہ ہے کہ، جب انہیں امیہ بن خلف سخت دھوپ میں لٹا کر ان کے سینہ پر بڑا پتھر رکھ دیتا، اور کہتا کہ اسی حال میں تجھے مرنا ہوگا، الایہ کہ تو محمد کا انکار کر کے لات و عزیٰ کو پوجنے لگے، تو اس کے جواب میں وہ اُحد اُحد کہتے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۵۸) معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک سورہ اخلاص نازل ہو چکی تھی۔ اور اُحد کا لفظ اسی سورہ کا تھا جو زبان زد ہو گیا تھا۔

**مرکزی مضمون** توحید ہے اور خاص طور سے اس کا یہ پہلو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا صحیح تصور پیش کرنا، تاکہ مشرکانہ تصورات کی جڑ کٹ جائے۔

**نظم کلام** آیت ۱ اور ۲ میں مثبت پہلو سے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان ہوئی ہیں۔

آیت ۳ اور ۴ میں منیٰ پہلو پیش کیا گیا ہے، تاکہ قوموں اور ملتوں میں جن راہوں سے شرک داخل ہوا ہے وہ مسدود ہوں۔

**اہمیت و عظمت** سورہ اخلاص درحقیقت قرآن کی آخری سورہ ہے، کیوں کہ اس کے بعد کی دوسورتیں اسی تصور توحید سے ابھری ہیں۔ اور اس تصور توحید، نیز پورے قرآن کی حفاظت کا سامان ہیں۔ قرآن کا آغاز توحید سے ہوا تھا اور اختتام بھی توحید ہی پر ہوا ہے۔ اس سے توحید کی اہمیت، نیز اس سورہ کی عظمت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ علامہ فرابی فرماتے ہیں: ”اگرچہ یہ سورہ اپنے ظاہری انداز کے لحاظ سے تمام سورتوں میں ایسی چھوٹی ہے جیسی تمام بدن میں آنکھ کی ”پتلی“ مگر سارا عالم ہدایت اسی سے روشن نظر آتا ہے۔“ (مجموعہ تفاسیر فرابی ص ۵۲۵)

سورہ اخلاص کی یہ فضیلت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورہ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) قرآن کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔“ (بخاری کتاب فضائل القرآن)

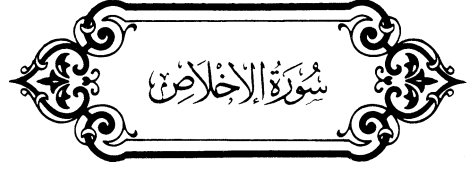
اس کی یہ فضیلت معانی قرآن کے اعتبار سے ہے، کیوں کہ قرآن میں توحید کا مضمون اس کثرت سے بیان ہوا ہے کہ گویا، اس کا ایک تہائی حصہ اسی پر مشتمل ہے۔ اور چونکہ سورہ اخلاص میں اس اہم اور پھیلے ہوئے مضمون کو چار مختصر فقروں میں اس طرح سمیٹ دیا گیا ہے، جیسے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہو۔ اس لئے اسے ایک تہائی کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ رہی اس کی تلاوت کی برکتیں تو اس سے وہی لوگ فیضیاب ہو سکتے ہیں جو توحید خالص پر ایمان رکھتے ہوں اور اپنے عقیدہ میں شرک کا کوئی شائبہ نہ آنے دیں۔

## ۱۱۲ - سُورَةُ الْاِخْلَاصِ

آیات: ۴

اللَّهُرَّحْمَنُ وَرَحِيمُ کے نام سے

- ۱] کہو۔ وہ اللہ یکتا ہے۔
- ۲] اللہ وہ بالاتر ہستی ہے، جو سب کا مرجع و مآب ہے۔
- ۳] نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد۔
- ۴] اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۱

اللَّهُ الصَّمَدُ ۲

لَمْ يَلِدْ ۛ وَ لَمْ يُولَدْ ۛ ۳

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۴

## ۱۱۳۔ الفلق

**نام** پہلی آیت میں لفظ فلق آیا ہے جس کے معنی صبح کے ہیں۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ”الفلق“ ہے۔ سورہ فلق سورہ ناس دونوں استعاذہ کی سورتیں ہیں۔ اس لئے ان کا مشترک نام مُعَوِّذَتَيْنِ (پناہ والی سورتیں) بھی ہے۔

**زمانہ نزول** کئی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اس وقت نازل ہوئی ہوگی، جب شیطان تو تیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شکر پہنچانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ اور آپ کے مخالفین حسد کی آگ میں جل رہے تھے۔

**مرکزی مضمون** بندوں کو اس بات کی تعلیم دینا ہے کہ وہ ہر قسم کے شر کے مقابلہ میں، اللہ ہی کی پناہ ڈھونڈیں کہ وہی اکیلا پناہ دہندہ ہے۔ اس سلسلہ میں ایسے دعائیہ کلمات سکھائے گئے ہیں، جو استعاذہ کے لئے موزوں ترین ہیں۔

**نظم کلام** آیت ۱ میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بندہ پناہ کے لئے اسی ہستی کی طرف رجوع کرے، جس کی ربوبیت کے کرشمے وہ رات دن دیکھ رہا ہے۔

آیت ۲ تا ۵ میں بتایا گیا ہے کہ کن کن چیزوں کے شر سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔

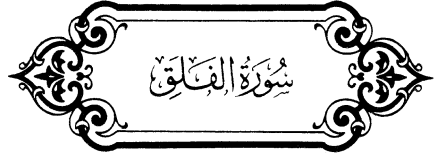
**فضیلت** اس سورہ میں، نیز اس کی بعد والی سورہ میں پناہ مانگنے کے لحاظ سے، جو جامع کلمات اور جو موثر دعا ارشاد ہوئی ہے، اس کی اہمیت و فضیلت حدیث میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔ عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اُنزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرْهِفْهُنَّ قَطُّ: اَلْمُعَوِّذَتَيْنِ ”مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جو بالکل بے مثال ہیں یعنی مُعَوِّذَتَيْنِ۔“ (مسلم کتاب صلاۃ المسافرین)

**برکتیں** حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاجِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاؤُهُ مِنْ حَسَدِهِ۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے، تو اپنے دونوں ہاتھوں میں قُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْنِ پڑھ کر پھونکتے پھر ان کو اپنے چہرے اور جسم پر جہاں تک کہ ہاتھ پہنچ جاتا پھیر لیتے۔“ (بخاری کتاب الطب)

تعویذ گنڈوں سے بچتے ہوئے ان سورتوں کی برکتوں سے فیض اور شفاء حاصل کرنے کا یہ صحیح اور مسنون طریقہ ہے۔ مگر یاد رہے کہ سورہ کا اصل مقصد توحید پر جسے رہنا، اس کے تقاضوں کو پورا کرنا اور اس بات کا خاص طور سے خیال رکھنا ہے کہ عقائد میں شرک کا کوئی شائبہ نہ پایا جائے۔ جو لوگ اس مقصد عظیم کو نظر انداز کر کے کلام الہی کی صرف ظاہری برکتوں کو حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں، ان کی مثال اس پیاسے شخص کی سی ہے جو دریا کے کنارے بیٹھ کر اپنے ہاتھ اور منہ دھو لیتا ہے، مگر پانی پینے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ ظاہر ہے اس کے اس عمل سے ہاتھ اور منہ تو دھل جائیں گے لیکن اس کی پیاس ہرگز بجھ نہ سکے گی۔



## ۱۱۳۔ سُورَةُ الْفَلَقِ

آیات: ۵

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- ۱] کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی،
- ۲] جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے، اس کے شر سے،
- ۳] اور اندھیری رات کے شر سے، جب وہ چھا جائے،
- ۴] اور گرہوں میں پھونکنے والوں کے شر سے۔
- ۵] اور حاسد کے شر سے، جب کہ وہ حسد کرے۔

- قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ
- مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۙ
- وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۙ
- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۙ

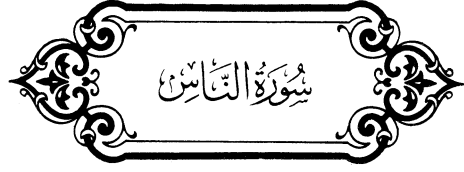


## ۱۱۴ - سُورَةُ النَّاسِ

آیات: ۶

اللہ رحمن ورحیم کے نام سے

- ۱] کہو، میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی،
- ۲] انسانوں کے بادشاہ کی،
- ۳] انسانوں کے معبود کی،
- ۴] وسوسہ ڈالنے والے، خناس (چھپنے والے) کے شر سے،
- ۵] جو لوگوں کے سینوں (دلوں) میں وسوسے ڈالتا ہے،
- ۶] جو جنوں میں سے بھی ہوتا ہے، اور انسانوں میں سے بھی۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱
- مَلِكِ النَّاسِ ۲
- اِلٰهِ النَّاسِ ۳
- مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۴
- الَّذِي يُّوسِسُ فِي صُدُوْرِ النَّاسِ ۵
- مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۶